ادارہ

صلیبی دہشت گردی کا تعاقب

امریکی قونصل جنرل کی آمد اور مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات

(۱) حرمین شریفین کے متعلق امریکیوں کی بکواس (۲) کورین باشندوں کا اغواء (۳) سینٹ کی خارجہ کمیٹی میں جراتمندانہ موقف

۹ر اگست (اکوڑہ خٹک) پشاور میں امریکی قونصل جنرل مس لین ٹریسی نے آج صبح گیارہ بجے اکوڑہ خٹک میں جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینٹر مولانا سمیع الحق صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ یہ ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی جس میں موجودہ عالمی صورتحال کے تناظر میں اہم مسائل اور درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال ہوا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے امریکی پالیسیوں بالخصوص پاکستان میں امریکی مداخلت مسلمانوں کے مقدس مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بارہ میں بعض امریکیوں کے تازہ بیانات اور امریکہ کی امداد کے سلسلہ میں تازہ قانون سازی کے بارہ میں اپنے سخت خیالات اور برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ امریکہ خود ہی اپنے لئے مشکلات روز بروز بڑھا رہا ہے۔ اس موقع پر مس لین ٹریسی نے کہا کہ امریکہ نے بار بار واضح کیا ہے کہ ہم پاکستان کے حدود میں مداخلت نہیں کریں گے، بعض صدارتی امیدواروں کے مکہ مدینہ کے بارہ میں جذباتی بیانات کی ہم نے سرکاری طور پر مذمت کی اور انکے حریف دیگر صدارتی امیدواروں نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ حکومت ایسے بیانات کی صرف مذمت نہیں بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتی؟ مس ٹریسی نے کہا کہ عوام الیکشن میں خود انکا احتساب کر کے انہیں مسترد کر کے سزا دیں گے۔ امریکی عوام نے جنگ کو مسترد کر دیا ہے اپنے ووٹروں کے بارہ میں بعض غیر سنجیدہ امیدوار غلط تجزیہ کرتے ہیں۔ امریکی امداد مشروط کر دینے کے باوجود اس کا کوئی منفی اثر پاکستان پر نہیں پڑے گا۔ اور آپ اسے القاعدہ کے کھاتے میں ڈال کر اسے شرائط کے خلاف ورزی قرار دیں گے۔ قونصل جنرل نے کہا کہ ایسا نہیں ہم موازنے اور تجزیے کرنے کے بعد کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ ایمرجنسی کے متعلق قونصل جنرل کے ایک سوال کے جواب میں مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اب حالات اس نہج پر جا رہے ہیں کہ ایمرجنسی وغیرہ جیسے اقدامات سے حالات کنٹرول نہیں ہونگے بلکہ جلد از جلد فوری صاف اور شفاف آزاد الیکشن کروادیں جبکہ ملک کی بڑی سیاسی، لبرل اور سیکولر پارٹیاں آپکے بارہ میں ''نرم گوشہ'' رکھتی ہیں ایسی پارٹیوں کے ہوتے ہوئے حقیقی جمہوریت سے آپ خطرہ محسوس نہ کریں۔ پاک افغان جرگہ میں شرکت نہ کرنے پر مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ جرگہ میں جب تک مزاحمتی فریقوں کو شامل نہ کیا جائے تو اسکے مثبت نتائج سامنے نہیں آسکتے اور یہ ساری تگ و دو مجھے بیکار نظر آتی ہے۔ قونصل جنرل نے کہا کہ طالبان کو شامل کرنے کی کوششیں کی گئیں مگر وہ آمادہ نہ ہوسکے۔ جرگہ کی سفارشات آنے پر ایک کمیشن طالبان سے مذاکرات اور رابطوں کی کوشش کرے گا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے اس سوال کے بارہ میں کہ امریکہ کی موجودہ پالیسیوں کے بارہ میں آپ کا تجزیہ کیا ہے؟ مولانا صاحب نے کہا کہ نائن الیون کے بعد دہشتگردی کے نام پر آپ کی

تمام جدوجہد جس میں ہماری حکومت نے بھی آخری حد تک عوام کے جذبات کا احترام کئے بغیر اس جنگ میں سارے وسائل آپ کیلئے جھونک دیئے مگر حقائق یہ ہیں کہ اسکا نہ تو آپکو فائدہ ہوا نہ ہماری حکومت کو بلکہ آپ اور ہم سب ایک انتہائی تباہ کن صورتحال تک پہنچ گئے ہیں۔ اسلئے میرا مشورہ ہے کہ آپ مسلمانوں کے بارہ میں اپنی پالیسیوں کا یوٹرن لیں یا کم ازکم اس سفر کو یکدم سٹاپ کردیں۔ اس میں امریکہ کی اور پاکستان اور تمام مسلمانوں کی بھلائی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اس بربادی کی ذمہ دار سوویت یونین ہے جسکے ختم کرنے میں جن قوتوں نے قربانی دے کر امریکہ کو واحد سپر پاور بنایا مگر ان لوگوں کی قدر کرنے کی بجائے امریکہ نے انہیں دہشت گرد قرار دیا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ پاکستان کے کسی بھی مدرسہ میں دہشت گردی نہیں ہورہی مگر صدر بش نے اسلام آباد کی لال مسجد کا نام لیکر آگ کو بلاوجہ مزید بڑھکانے کی کوشش کی۔ مس لین ٹریسی نے کہا کہ امریکہ کی طرف سے فوجی آپشن کے علاوہ سیاسی اور دیگر آپشنوں پر بھی غور ہورہا ہے۔ ملاقات میں قبائلی اور شمالی وزیرستان کی صورتحال پر بھی گفتگو ہوئی۔ ملاقات میں مولانا حامد الحق حقانی ایم این اے بھی موجود تھے۔

حرمین شریفین اور امریکی صدارتی امیدواروں کی بکواس: ۳ر اگست (اکوڑہ خٹک) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدارتی امیدواروں نے امت مسلمہ کے مقدس مراکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی بات کرکے اپنے اندر کے اس بغض وعناد کو آشکارا کردیا ہے، جو اسلام کے بارہ میں انکے دل ودماغ میں بھرا ہوا ہے اور بات اب مدارس دینیہ اور مساجد سے بڑھ کر حرمین شریفین تک جا پہونچی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب یہاں دارالعلوم حقانیہ کے ایوان شریعت ہال میں ختم بخاری شریف اور فارغ التحصیل فضلاء کی دستار بندی کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ ملک کی نازک صورتحال کی وجہ سے تقریب کا پہلے سے اعلان نہیں کیا گیا تھا مگر اس غیر اعلانیہ تقریب میں ہزاروں علماء، طلباء اور عوام نے شرکت کی۔ اس موقع پر دارالعلوم کے ایک ہزار سے زائد فضلاء کی دستار بندی کی گئی۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری شریف کے اختتامی درس کے بعد علماء وفضلاء کو الوداعی خطاب میں ان کی اہم ترین ذمہ داریوں اور تاریخ کے نازک چیلنجوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ صلیبی جنگ کا نشانہ اب نہ صرف ہمارے مدارس مساجد، تعلیمی نظام، دفاعی اور ایٹمی صلاحتیں اور ملکی سالمیت اور آزادی نہیں بلکہ کعبۃ اللہ اور گنبد خضراء پر بھی انکی پلید نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اس قسم کے زہریلے اعلانات اسلامی ممالک کے او آئی سی، پر جوتے مارنے کے مترادف ہیں۔ اگر اب بھی ۵۸ اسلامی ممالک کی غیرت نہیں جاگتی تو ہماری اجتماعی غلامی اور موت کوئی ٹال نہیں سکے گا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ یورپ اپنے کھیل کود کی اولمپک شمع کو بجھنے نہیں دیتا اور کھلاڑی دوڑ دوڑ کر ایک سے دوسرے کو شمع منتقل کرتے ہیں تو ہمیں کیوں مدینہ منورہ کی شمع محمدیؐ کی حفاظت اور اس سے جلائے رکھنے سے روکا جارہا ہے، انہوں نے علماء وطلباء سے کہا کہ آپ نے بھی جانوں پر کھیل کر اس شمع خداوندی کو جلائے رکھنا ہے۔ اور ایک سے دوسرے کو اسے منتقل کرتے رہنا ہے۔ اس موقع پر لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے دردناک واقعات پر مولانا سمیع الحق صاحب اور ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب نے روشنی ڈالی تو پورے مجمع میں ایک کہرام مچ گیا اور ہزاروں لوگ